Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN

2. Designation: Associate professor.

3. Department/College: Urdu/ S.Sinha College, Aurangabad

4. Subject: URDU

5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G

6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. 4th sem Paper - 14

7. Title/Heading of e-content : NAZM WALDA MARHOOMA KE SHERY WASAEL

8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link

9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link

10. URL from YouTube Video of e-content:

11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

12-9-2020

نظم والدہ مرحومہ کے شعری وسائل

M.A., 4th Sem, Paper - 14

اقبال کی نظم والدہ مرحومہ میں شعری وسائل کا بہت فراوانی سے استعمال ہوا۔ ہر چند کہ یہ ایک مرثیہ ہے لیکن ماں کی موت شاعر کے ذہن کو ایسے پیچیدہ مسائل کی طرف لے جاتی ہے کہ زندگی کیا شے ہے اور موت کی حقیقت کیا ہے۔ اندیشہ تھا کہ ایسے مسائل شاعری کی زبان یعنی بالواسطہ زبان کے بجائے نثر کی زبان یعنی بلاواسطہ زبان میں ادا ہو جاتے اور نظم شعری حسن سے محروم ہو جاتی۔ لیکن شاعر فنی تدابیر کے استعمال سے نظم کے حسن کو برقرار رکھتا ہے۔ کہیں رمز و کنایے سے کام لیتا ہے کہیں ایجاز و اختصار سے تو کہیں تشبیہ و استعارے سے۔ مثلاً کہنا یہ ہے کہ دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ اس خیال کو ادا کرنے کے بجائے کلی کا انجام یاد آتا ہے کہ کھلتی ہے اور مرجھا جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ کلی کی شکل اس کے ذہن کو صراحی کی منتقل کر دیتی ہے اور یاد آتا ہے کہ صراحی ذرا سی چوٹ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ شاعر کہتا ہے ـــــ

ہے شکست انجام غنچے کا سبو گلزار میں

ایک کائنات معنی ہے کہ اس چھوٹے سے مصرعے میں سما گئی ہے۔ کہنا ہے کہ دنیا کی بے ثباتی کا علم انسان کو صبر دیتا ہے۔ اس بات کو شاعر یوں ادا کرتا ہے۔ "علم و حکمت رہزنِ سامانِ اشک و آہ ہے" زندگی کی حقیقت کا علم انسان کو سخت دل بنا دیتا ہے۔ سختی شاعر کو پہلے کی یاد دلاتی ہے اور وہ کہتا ہے " یعنی اک الماس کا ٹکڑا دلِ آگاہ ہے"۔ اب استعارہ و تشبیہ کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں ـــ

گلشن ہستی میں مانند نسیم ارزاں ہے موت

ڈوب جاتے ہیں سفینے موج کی آغوش میں

آہ سیماب پریشاں، انجم گردوں فروز ◎ شوخ یہ چنگاریاں ممنون شب ہے جن کا سوز

یہ صرف چند مثالیں ہیں ورنہ پوری نظم اسی شعری نظام پر قائم ہے اور نظم کا ہر شعر قابلِ توجہ ہے ۔
اسی طرح امیجری یعنی پیکر تراشی شعری وسائل کا اہم جز ہے ۔ بلاشبہ اس نظم میں اس کے بہترین
نمونے نظر آتے ہیں مثلاً ۔

جھاڑیاں جن کے قفس میں قید ہے آہِ خزاں
سبز کر دے گی انہیں بادِ بہارِ جاوداں

اور یہ صبح کا منظر ۔

پردۂ مشرق سے جس دم جلوہ گر ہوتی ہے صبح ۞ داغ شب کا دامنِ آفاق سے دھوتی ہے صبح
خفتگانِ لالہ زار و کوہسار و رود بار ۞ ہوتے ہیں آخر عروسِ زندگی سے ہمکنار

صرف یہی نہیں بلکہ غنائیت سے بھی یہ نظم پوری طرح لبریز ہے ۔ یہ دیکھنا ہو کہ فکر و فلسفہ کس طرح شعر
کا لباس پہن کر سراپا ترنم بن جاتے ہیں تو یہ نظم اس کی بہترین مثال ہے ۔ یہاں فلسفہ فلسفہ نہیں رہتا، شاعر
کے احساسات شعری اسے پگھلا کر شعری تجربہ اور قلبی واردات میں تبدیل کر دیتی ہے ۔ فکر اور فن کی دوئی
مٹ جاتی ہے ۔ نظم کے لیے بحرِ رمل مثمن محذوف کا انتخاب کیا گیا ہے ۔ یہ بحر مترنم ہے اور بے پناہ
نظم مثنوی کے فارم میں ہے ۔ ہر شعر کا قافیہ و ردیف جداگانہ ہے ۔ معنی میں تسلسل ہے ۔ لیکن خیالات و
جذبات کی اکائیوں میں تقسیم ہیں اور ہر ایک کے لیے ضرورت کے مطابق چھوٹا یا بڑا بند تشکیل پاتا ہے ۔
نظم کا خاتمہ مرحومہ کی مناجات سے دعائیہ اشعار پر ہوتا ہے ۔ آخری بند میں بھی ماں سے
تخاطب ہے ۔

یاد سے تیری دلِ درد آشنا معمور ہے
جیسے کعبے میں دعاؤں سے فضا معمور ہے

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor
Deptt. of Urdu S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper- 14
Title/Heading of E-Content: NAZM WALDA MARHOOMA KE SHERY WASAEL

Whats app. No. 9431632576